خادم حرمین شریفین

آل سعود شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی حکمرانی کے 5 سال

تحریر: عبدالمالک مجاہد۔ الریاض

گزشتہ دنوں شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کو سعودی حکومت سنبھالے ہوئے پانچ سال پورے ہو گئے۔ انہوں نے 26 جمادی الثانیہ 1426 ہجری کو اپنے بھائی شاہ فہد بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی وفات کے بعد حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ آج کل سعودی عوام اپنے محبوب قائد کو ان کی پانچ سالہ حکومت کے پورے ہونے پر خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ اخبارات نے اس موقع پر خصوصی ایڈیشن شائع کیے ہیں۔ ریڈیو اور سیٹلائٹ چینلز نے اس مناسبت سے رنگارنگ سپیشل پروگرام پیش کئے ہیں۔ شاہ عبداللہ اپنے والد ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بارہویں بیٹے ہیں۔ 1924ء میں ریاض میں پیدا ہوئے اور اپنے والد شاہ عبدالعزیز آل سعود سے بہت کچھ سیکھا۔ ان کی تعلیم و تربیت شاہی ماحول میں ہوئی۔ ان کے والد نے اپنی اولاد کیلئے خصوصی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں بڑے بڑے علماء و مشائخ شہزادوں کی تعلیم کیلئے مختص تھے۔ شاہ عبداللہ کی ساری زندگی حکومتی ذمہ داریوں کو نبھاتے گزری ہے۔ وہ اعلیٰ درجے کے منتظم ہیں اور نہایت جفاکش اور محنتی ہیں۔ نہایت عمدہ صحت، لمبے قد کے خوبصورت شاہ عبداللہ نے گزشتہ پانچ برسوں میں اپنے ملک کو خوب ترقی دی ہے۔ دنیا کے بدلے ہوئے حالات اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کیلئے انہوں نے اپنے دور میں تعلیم پر خوب توجہ دی ہے۔ سعودی عرب ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اقتصادی اعتبار سے دنیا کے امیر ترین ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ سعودی عوام کو حکومتی تعاون اور مدد اس طرح ملتی ہے کہ انہیں انڈسٹری لگانے کیلئے بغیر سود کے بیس سال کیلئے قرضہ دیا جاتا ہے جس کی ادائیگی بڑی آسان قسطوں میں ہوتی ہے۔ اگر کوئی پوری ذمہ داری سے قسطیں ادا کر دے تو حکومت اس کی آخری قسطیں معاف کر دیتی ہے۔ آل سعود کی مضبوط حکومت کا اصل راز اس کی عوام میں مقبولیت ہے۔ وہ اپنے بادشاہ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں اور بادشاہ بھی اپنے عوام کی بہتری کیلئے ہر وقت سوچتے رہتے ہیں۔ سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جہاں پٹرول نہایت سستا ہے۔ شاہ عبداللہ نے اپنے عوام کی سہولت کے پیش نظر

1427ھ کے آغاز میں پٹرول کی قیمت 90 ہللہ فی لیٹر سے 60 ہللہ فی لیٹر کردی (100 ہللہ 1 ریال)۔ یہ ان کا نہایت تاریخ ساز فیصلہ تھا۔ ہر چند کہ پوری دنیا میں مہنگائی کا طوفان آیا ہوا ہے جس سے سعودی معیشت بھی یقیناً متاثر ہوئی مگر آج بھی دیگر ممالک سے مقابلہ کیا جائے تو سعودی عرب بہت سارے سیکٹرز میں دنیا کا نہایت سستا ملک ہے۔ پٹرول کے رعایتی نرخوں نے ملکی اقتصادیات پر بڑا مثبت اثر ڈالا اور ٹرانسپورٹ سمیت بہت سے شعبوں میں اشیاء کی قیمتیں کم ہوئیں۔ شاہ عبداللہ کے دور میں سعودی عرب کی معیشت نے بے حد ترقی کی۔ دنیا میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا یہ ملک اقتصادی اعتبار سے بڑا مضبوط ہے۔ جتنا کیش فلو اس ملک میں میسر ہے شاید ہی کسی دوسرے ملک میں دولت کی اس قدر ریل پیل ہو۔ سعودی عرب کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے وہاں حرمین شریفین کا وجود سب سے بڑی نعمت اور باعث برکت ہے۔ دنیا میں کون سا ایسا مسلمان ہوگا جس کا دل حرمین شریفین کیلئے نہ دھڑکتا ہو اور وہ یہاں کی زیارت کیلئے نہ آنا چاہتا ہو۔ سعودی حکمرانوں نے ہر دور میں حرمین شریفین کی توسیع کو اولیت دی ہے۔ خادم الحرمین الشریفین کہلانے والے شاہ عبداللہ نے اپنے عہد میں حجاج اور معتمرین کی سہولتوں میں مزید اضافوں کے احکامات جاری کئے۔ انہوں نے ذاتی طور پر ان منصوبوں میں دلچسپی لی۔ اگر مدینہ طیبہ جائیں تو بقیع الغرقد کی جانب آپ کو حد نگاہ تک مسجد کی توسیع کے اقدامات اور ترقیاتی کام نظر آئیں گے۔ جمعہ اور عیدین کے مواقع پر مسجد نبوی کے طویل و عریض صحن نمازیوں سے بھر جاتے تھے۔ رمضان المبارک اور حج کے ایام میں پوری دنیا سے ضیوف الرحمٰن آتے تو شدید دھوپ میں عبادت مشکل ہو جاتی تھی۔ 1427ھ میں شاہ عبداللہ مدینہ طیبہ گئے تو انہوں نے مسجد کے تینوں اطراف میں برقی سائبان لگانے کا حکم دیا۔ چند ماہ قبل راقم الحروف کو مدینہ طیبہ جانے کا موقع ملا تو اس وقت یہ برقی سائبان کام کر رہے تھے۔ ان کی تنصیب کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ ان سائبانوں کے نیچے دو لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ بلاشبہ یہ شاہ عبداللہ کا بڑا عظیم کارنامہ ہے جو یقیناً ان کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

گزشتہ کئی سالوں سے حرم مکی کی توسیع کا کام جاری ہے۔ مروہ کی طرف حد نگاہ تک عمارتوں کو خرید کر انہیں حرم میں شامل کرنے کا منصوبہ جاری و ساری ہے۔ جبل عمر کا منصوبہ ایک تاریخی منصوبہ ہے۔ یہاں بھی دن رات کام جاری ہے۔ سعودی عرب کی بڑی بڑی کمپنیاں توسیع حرم میں اپنا حصہ ڈال رہی ہیں۔ شاہ عبداللہ کی عمیق نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ دنیا بھر میں اسلام پھیلتا جا رہا ہے۔ مسلمانوں میں اسلامی اقدار کی پاسداری بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کی اقتصادی حالت پہلے سے کہیں بہتر ہے۔ حج بیت اللہ ان پر فرض ہونے کی وجہ سے بہت بڑی اکثریت حج اور عمرہ کی خواہاں ہے، چنانچہ شاہ کی ہدایت پر مکہ مکرمہ میں توسیع حرم کے کئی ایک ماسٹر پلانز پر کام ہو رہا ہے۔

حجاج کرام اور معتمرین کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس میں ٹرانسپورٹ کا مسئلہ بڑا اہم ہے۔ جدہ

سے مکہ مکرمہ اور پھر مکہ سے مدینہ طیبہ قریباً ہر حاجی کو جانا ہوتا ہے۔ بعض اوقات جدہ سے مکہ پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک آنے جانے میں بعض اوقات پورا دن صرف ہو جاتا ہے۔ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی ہدایت پر ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جس کے تحت جدہ سے مکہ مکرمہ تک اور پھر مدینہ طیبہ تک بلٹ ٹرین چلانے کا پروگرام ہے۔ اس منصوبے کو حرمین ٹرین کا نام دیا گیا ہے۔ دو سالوں میں ان شاء اللہ دنیا کے مقدس ترین شہروں کے درمیان ٹرین چلنی شروع ہو جائے گی۔ جدہ کے ائیر پورٹ سے شروع ہو کر یہ ٹرین پہلے جدہ شہر اور پھر مکہ مکرمہ روانہ ہوگی۔ ریلوے لائن کی دو رویہ پٹڑی کے ڈیزائن بڑی حد تک مکمل ہو چکے ہیں جن کے مطابق مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک اور جدہ سے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک اور جدہ سے مکہ مکرمہ تک ریلوے لائن بچھائی جائے گی۔ اس ٹرین کے چار بڑے اسٹیشن ہوں گے۔ پہلا اسٹیشن کنگ عبدالعزیز ائیر پورٹ، دوسرا اسٹیشن جدہ سٹی سنٹر، تیسرا مکہ مکرمہ اور چوتھا مدینہ طیبہ ہوگا۔ تین سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی یہ ٹرین صرف آدھ گھنٹے میں مکہ مکرمہ پہنچ جایا کرے گی۔ مکہ مکرمہ یا جدہ سے مدینہ طیبہ کیلئے حرمین ٹرین 450 کلومیٹر کا فاصلہ صرف دو گھنٹے میں طے کرے گی۔ حرمین ٹرین شرق الاوسط میں سب سے زیادہ تیز رفتار ٹرین ہوگی۔ اس طرح حجاج اور معتمرین کو نہایت محفوظ اور تیز ترین وسیلہ سفر میسر آجائے گا۔ مکہ مکرمہ یا جدہ سے مدینہ طیبہ جاتے ہوئے راستے میں پہاڑی سلسلہ ہے۔ وادیاں ہیں اور صحراء بھی ہے۔ فاصلوں کو کم کرنے کیلئے کئی سرنگیں اور فلائی اوور پلوں کو بنانے کا منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے۔ کل 94 نئے پل بنائے جائیں گے۔ اس وقت تک 12 پلوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ ان پلوں کی کل لمبائی 10850 میٹر ہوگی۔ سعودی عرب میں ابھی تک اونٹ صحرا میں چرتے ہیں۔ دوران سفر آپ کو دور دور تک صحراء میں اونٹ چرتے دکھائی دیتے ہیں۔ پہلے بدو پیدل ان کے پیچھے بھاگتے تھے۔ اب گاڑیاں لئے وہ اپنے اونٹوں کا تعاقب کرتے نظر آتے ہیں۔ اونٹوں کے گزرنے کیلئے خصوصی طور پر 13 پل بنائے جائیں گے۔ بارش کے پانی کو گزارنے کیلئے 141 پل بنائے جائیں گے۔ وزارت ٹرانسپورٹ نے اس منصوبہ کی تکمیل کیلئے مقررہ وقت کا اعلان کر دیا ہے۔ اس عظیم منصوبہ کو دو بڑے مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حرمین ٹرین بجلی کی طاقت سے چلے گی جس کیلئے بجلی کے کھمبوں کی تنصیب اور ٹیلی فون لائنوں کے بچھانے کا کام بھی جاری ہے جو اپریل 2012ء میں ختم ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ پٹڑی بچھانے کا کام بھی تیزی سے جاری ہے۔ منصوبہ کے مطابق 2012ء میں دوسرا مرحلہ بھی ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد چھ ماہ تک آزمائشی طور پر ٹرین چلائی جائے گی اور اس کے بعد یقیناً انتظار کی گھڑیاں ختم ہو جائیں گی اور حجاج کرام بڑے امن وسکون سے جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کا سفر کر سکیں گے۔ ہانگ کانگ ائیر پورٹ پر مسافر ٹرمینل سے امیگریشن اور کسٹم تک جانے کیلئے شٹل ٹرین چلتی ہے۔ عموماً مسافر

جلدی میں ہوتے ہیں۔ وہ جب ایلیویٹر سے نیچے اترتے ہیں تو سامنے ٹرین نظر آتی ہے۔ ادھر ایک بڑا بورڈ بھی نصب ہے جس پر انگلش میں درج ہے کہ اطمینان رکھئے ٹرین ہر دو منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اس سے مسافروں کو بڑا اطمینان ملتا ہے۔ سعودی عرب میں بھی حرمین ٹرین کے منصوبے پر عمل درآمد کیلئے رمضان اور حج کے ایام میں مقامات مقدسہ جانے والوں کا اژدہام ہوتا ہے، کتنی ہی کمیٹیاں بنی ہیں اور کتنے تھنک ٹینک ہیں جو حجاج اور معتمرین کیلئے سہولتیں پیدا کرنے اور مشکلات کم کرنے کا کام کررہے ہیں۔ جیسے جیسے مسافروں کی تعداد بڑھتی جائے گی، حرمین ٹرین کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہر آدھ گھنٹہ کے بعد ٹرین چلے گی؛ جبکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ہر دو گھنٹے بعد حرمین ٹرین روانہ ہوگی۔ اسی طرح حج وعمرہ سیزن کے علاوہ عام دنوں میں بدھ، جمعرات اور جمعہ کو اضافی ٹرین چلا کرے گی۔ حج کے ایام میں حرمین ٹرین چوبیس گھنٹے چلا کرے گی۔ مستقبل میں جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہر دس منٹ کے بعد اور مدینہ طیبہ کیلئے جدہ سے ہر گھنٹے کے بعد حرمین ٹرین روانہ ہوگی۔ حجاج کرام کی تعداد میں سالانہ 1.41 فیصد اضافہ ہورہا ہے۔ اسی طرح معتمرین کی تعداد میں 3.14 فیصد سالانہ اضافہ ہورہا ہے۔ اس وقت بھی سالانہ کئی ملین حجاج اور معتمرین سعودی عرب آرہے ہیں۔ اگلے پچیس برسوں میں ان کی تعداد دوگنا ہونے کی توقع ہے۔ راقم الحروف کا تجزیہ ہے کہ یورپی ممالک میں بسنے والے تمام مسلمانوں پر حج فرض ہے کیونکہ وہاں رہتے ہوئے سفر کے اخراجات مہیا کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ سعودی عرب امن کا گہوارہ ہے حجاج اور معتمرین کی سلامتی سعودی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ حاجیوں کو لوٹنے والی باتیں قصہ پارینہ ہیں، اس لئے آئندہ برسوں میں یورپ اور امریکہ سے بے شمار لوگ حج اور عمرہ کرنے آئیں گے۔ حرمین ٹرین کا منصوبہ بلاشبہ تاریخی منصوبہ ہے اور خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا نام صدیوں تک یاد رکھا جائے گا کہ ان کے عہد میں یہ عظیم الشان منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ مکہ مکرمہ سے منیٰ اور عرفات تک شٹل ٹرین کا منصوبہ آخری مراحل میں ہے۔

حرمین ٹرین کا منصوبہ کوئی معمولی کام نہیں۔ جس جس جگہ سے اس ٹرین کو گزرنا ہے وہاں کتنی ہی رہائشی اور تجارتی عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ ایک اخباری سروے کے مطابق صرف مکہ مکرمہ میں 600 کے قریب ایسی عمارتیں یا گھر ہیں جن کو مسمار کرکے وہاں سے ریلوے لائن گزاری جائے گی۔ اس منصوبے پر کئی بلین ریال لاگت آئے گی۔ سعودی حکومت اس منصوبے کی تکمیل کیلئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کئے ہوئے ہے اور بہت جلد اس عظیم منصوبے کی تکمیل کی خوشخبری دنیا کو ملے گی۔ خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ کی قیادت میں گزشتہ پانچ سالوں میں بہت سے ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ سعودی عرب اس دوران ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (W.T.O) کا ممبر بنا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان شاہ عبداللہ کی درازی عمر اور تندرستی کی دعا کرتے ہیں۔